سوال

(289) عورتوں کےلئے سونے کا استعمال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محدث دیار شام علامہ محمد ناصر الدین البانی نے اپنی کتاب ''آداب الزفاف ''میں جو یہ فتوی دیا ہے کہ سونا استعمال کرنا عورتوں کےلئے بھی جائز نہیں ہے تو اس سے ہماری عورتیں شک وشبہ میں بتلا ہوگئی ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ جو عورتیں سونے کے زیورات استعمال کرتی ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسری عورتوں کو بھی گمراہ کرتی ہیں،اس مسئلہ میں آپ کا کیا ارشاد ہے خصوصا سونے کے ان زیورات کے بارے میں جو گلے میں پہنے جاتے ہیں چونکہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے،اسے بیان کرنے کی بہت ضرورت ہے لہذا امید ہے کہ آپ فتوی دے کر رہنمائی فرمائیں گے۔ اللہ تعالی آپ کے گناہوں کو معاف فرمائے اور آپ کے علم میں بے پایاں اضافہ فرمائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورتوں کےلئے سونے کے زیورات استعمال کرنا حلال ہے خواہ وہ گلے کے استعمال کے ہوں یا کسی اور عضو کے کیونکہ حسب ذیل ارشاد باری تعالی :

أَوَمَن يُنَشَّؤُا۟ فِى ٱلْحِلْيَةِ وَهُوَ فِى ٱلْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿١٨﴾... سورة الزخرف

''کیا وہ جو زیور میں پرورش پائے اور جھگڑے کے وقت بات نہ کرسکے (اللہ کی بیٹی ہوسکتی ہے ؟) ''

کے عموم سے یہی ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالی نے زیور کو عورتوں کی صفات میں سے شمار کیا ہے اور یہاں زیور بھی عام ہے خواہ وہ سونے کا ہو یا کسی اور چیز کا۔

احمد،ابوداود اور نسائی نے جید سند کے ساتھ امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں میں سونا پکڑا اور فرمایا کہ ''یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں کےلئے حرام ہیں۔ ''اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ''یہ میری امت کی عورتوں کےلئے حلال ہیں۔ ''

احمد، نسائی، ترمذی، ابوداود، حاکم، طبرانی اور ابن حزم نے روایت کیا اور امام ترمذی، حاکم اور ابن حزم نے صحیح قرار دیا ہے۔۔۔ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کےلئے حلال اور مردوں کےلئے حرام قرار دیا گیا ہے۔ ''

اس حدیث کو سعید بن ابی ہند اور ابو موسی کے درمیان انقطاع کی وجہ سے معلل قرار دیا گیا ہے لیکن انقطاع کی کوئی قابل اطمینان دلیل نہیں ہے اور کئی ائمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے،ان کے نام ہم ابھی ابھی ذکر کر آئے ہیں اگر مذکورہ علت کو صحیح بھی مان لیا جائے تو دیگر صحیح احادیث سے یہ علت ختم ہوجاتی ہے جیسا کہ ائمہ حدیث کے ہاں یہ معروف قاعدہ ہے،چنانچہ علماء سلف کا یہی مذہب تھا اور کئی ایک ائمہ نے اس بات پر نقل کیا ہے کہ عورت کےلئے سونا استعمال کرنا جائز ہے۔ مزید وضاحت کےلئے ہم یہاں علماء کے اقوال درج

کرتے ہیں۔

جصاص نے اپنی تفسیر (ج ۳ص ۳۸۸) میں سونے کے بارے میں بات کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''عورتوں کےلئے سونے کے استعمال کے جواز کی نبی کریم ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات،، ان روایات کی نسبت بہت نمایاں اور زیادہ مشہور ہیں جن سے ممانعت ثابت ہوتی ہے اور اس آیت (اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو ہم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ذکر کی ہے) کی دلالت سے بھی بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کےلئے سونا استعمال کرنا جائز ہے اور پھر نبی کریم ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عہد سے لے کر آج تک عورتوں کا سونے کو استعمال کرنا تواتر سے ثابت ہے، اس پر کبھی کسی نے اعتراض نہیں کیا لہذا اس طرح کی بات کے بارے میں اخبار آحاد کے حوالے سے کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔''

الکیا الہراسی تفسیر القرآن (ج ۴ ص ۳۹۱) میں 'أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ' کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ''یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ عورتوں کےلئے زیورات استعمال کرنا جائز ہے۔ اجماع بھی اسی بات پر ہے اور اس بات کی تائید کےلئے احادیث بھی بے شمار ہیں۔''

امام بیہقی، السنن الکبری (ج ۴ص ۱۴۲) میں بعض ایسی احادیث جو عورتوں کےلئے سونے اور ریشم کے جواز پر دلالت کرتی ہیں، ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ''یہ اور ان کے ہم معنی دیگر احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عورتوں کےلئے سونا اور ریشم جائز ہے اور ان احادیث کے منسوخ ہوجانے کی وجہ سے جو خاص طور پر عورتوں کےلئے سونا حرام ہونے پر دلالت کرتی ہیں، ہمارا استدلال یہ ہے کہ اب گویا اس بات پر اجماع ہے کہ عورتوں کےلئے سونا استعمال کرنا جائز ہے۔''

امام نووی الجموع (ج ۴ص ۴۴۲) میں فرماتے ہیں کہ ''عورتوں کےلئے ریشم اور سونے چاندی کے زیورات پہننا جائز ہیں کیونکہ صحیح احادیث کے پیش نظر اس مسئلہ پر اجماع ہوچکا ہے۔'' انہوں نے (ج ۶ ص ۴۰) مزید لکھا ہے کہ ''تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ عوتوں کےلئے سونے اور چاندی کے تمام انواع واقسام کے زیورات مثلا گلوبند، ہار، انگوٹھی، کنگن، پازیب، بازوبند اور مالا وغیرہ پہننا جائز ہیں نیز وہ تمام زیورات بھی جو گردن میں پہنے جائیں یا کسی اور عضو میں'' الغرض عورتوں کےلئے وہ تمام زیورات پہننا جائز ہیں جن کی وہ عادی ہوں اور اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔'' نیز انہوں نے شرح صحیح مسلم میں باب ''تحریم خاتم الذهب علی الرجال ونسخ ما کان من اباحته فی اول الاسلام'' (مردوں کےلئے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے اور شروع اسلام میں مردوں کےلئے اس کا جواز تھا اب منسوخ ہے) کے تحت لکھا ہے کہ ''اس بات پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ عورتوں کےلئے سونے کی انگوٹھی جائز ہے۔''

حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ ''فتح الباری'' (ج ۱۰ ص ۳۱۷) میں حدیث البراء، کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات چیزوں سے منع فرمایا آپ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔۔۔ الحدیث، کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ''نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے کی جو ممانعت فرمائی ہے یہ مردوں کےلئے ہے عورتوں کےلئے نہیں ہے چنانچہ اس بات پر اجماع ہوچکا ہے کہ عورتوں کےلئے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔''

مذکورہ بالا دو احادیث اور مذکورۃ الصدر ائمہ کرام نے اس مسئلہ پر اہل علم کا جو اجماع ذکر کیا ہے اس کے ساتھ ساتھ درج ذیل احادیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عورتوں کےلئے سونے کے ہر طرح کے زیورات خواہ وہ گلے کے استعمال کے ہوں یا کسی اور عضو کے، مطلقا جائز ہیں:

۱۔ ابوداؤد اور نسائی رحمتہ اللہ علیہما نے ''عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ'' سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس کے ساتھ اس کی ایک بیٹی بھی تھی اور اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا ''کیا تو اس زیور کی زکوۃ ادا کرتی ہے؟'' اس نے کہا ''نہیں'' آپ نے فرمایا ''کیا تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ ان کنگنوں کی بجائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں جہنم کی آگ کے دو کنگن پہنا دے؟'' تو اس نے وہ کنگن اتار کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے اور عرض کیا کہ ''یہ اللہ اور اس کے رسول کےلئے ہیں۔'' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ تو بیان فرمایا کہ سونے کے ان کنگنوں میں زکوۃ واجب ہے لیکن ان کے پہننے سے آپ نے منع نہیں فرمایا، جس سے ثابت ہوا کہ ان کا پہننا حلال ہے اور یہ دونوں کنگن محلق (حلقہ ودائرہ کی شکل میں) بھی تھے۔ یہ حدیث صحیح اور اس کی سند جید ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے ''بلوغ المرام'' میں واضح طور پر فرمایا ہے۔

۲۔ سنن ابوداوَد میں صحیح سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس نجاشی کی طرف سے ہدیہ کے طور پر ایک زیور آیا جس میں سونے کی ایک انگوٹھی بھی تھی اور انگوٹھی میں حبشی نگینہ تھا، آپ نے اس سے اعراض فرماتے ہوئے ایک لکڑی کے ساتھ پکڑا یا ایک انگلی کے ساتھ پکڑا اور پھر اپنی نواسی، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ بنت ابی العاص کو بلایا اور فرمایا ''بیٹا یہ زیور پہن لو۔'' آنحضرت ﷺ نے امامہ کو یہ جو انگوٹھی دی جو کہ سونے کی گول شکل کی تھی اور فرمایا کہ اسے پہن لو تو یہ نص اس بات کی دلیل ہے کہ عورتوں کے لئے سونے کا زیور استعمال کرنا حلال ہے۔

۳۔ ابوداوَد و دار قطنی۔۔۔۔حاکم نے اسے صحیح کہا ہے جیسا کہ ''بلوغ المرام'' میں ہے۔۔۔۔نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ وہ سونے کی پازیب پہنتی تھیں تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ بھی کنز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر اس کی زکوٰۃ ادا کرو تو یہ کنز نہیں ہے۔''

وہ احادیث جن سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کے لئے سونا پہننا منع ہے وہ شاذ ہیں اور زیادہ صحیح اور زیادہ ثابت روایات کے مخالف ہیں۔ ائمہ حدیث نے یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ جو احادیث جید سندوں کے ساتھ مروی ہوں لیکن ان سے زیادہ صحیح روایات کی مخالف ہوں، دونوں میں تطبیق بھی ممکن نہ ہو اور تاریخی طور پر یہ بھی معلوم نہ ہو کہ پہلی روایات کون سی ہیں اور بعد والی کون سی تو انہیں شاذ سمجھا جائے گا، ان پر اعتماد نہیں کیا جائے گا اور نہ ان کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ حافظ عراقی رحمتہ اللہ علیہ اپنے ''الفیہ'' میں بیان فرماتے ہیں

وذو الشذوذ ما یخالف الثقۃ
فیہ الملا فالشافعی حققہ

حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے بھی ''نخبتہ الفکر'' میں یہ لکھا ہے کہ:

''اگر زیادہ راجح روایت اس کے مخالف ہو تو زیادہ راجح روایت کو محفوظ اور اس کے مقابل کو شاذ کہا جائے گا۔''

جیسا کہ ائمہ حدیث نے قابل عمل حدیث صحیح کے لئے ایک شرط یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ شاذ نہ ہو لہذا اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ عورتوں کے لئے سونے کی حرمت کی احادیث کی سندیں علل سے پاک ہیں، ان میں اور عورتوں کے لئے سونے کی استعمال کی حلت کی احادیث میں تطبیق ممکن نہیں اور تاریخ بھی معلوم نہیں تو پھر بلاشک وشبہ واجب یہ ہے کہ اہل علم کے نزدیک اس معتبر اور شرعی قاعدہ پر عمل کرتے ہوئے ان احادیث پر شذوذ اور عدم صحت کا حکم لگا دیا جائے۔

ہمارے دینی بھائی علامہ شیخ محمد ناصر الدین البانی نے اپنی کتاب ''آداب الزفاف'' میں ان دونوں قسم ی احادیث میں تطبیق کی جو یہ صورت بیان فرمائی ہے کہ جن احادیث سے حرمت ثابت ہوتی ہے ان کو ایسے زیورات پر محمول کیا جائے جو محلق ہوں اور جن سے حلت ثابت ہوتی ہے تو ان کو ایسے زیورات پر محمول کیا جائے جو غیر محلق ہوں تو تطبیق کی یہ صورت صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ان صحیح احادیث سے مطابقت نہیں رکھتی جو محلق (حلقہ ودائرہ کی شکل میں) زیورات کی حلت پر بھی دلالت کناں ہیں، مثلاً انگوٹھی محلق ہے، کنگن محلق ہیں اور ان کے استعمال کی حلت بھی احادیث سے ثابت ہے تو اس سے واضح ہوا کہ ہم نے جو موقف بیان کیا ہے وہ صحیح ہے اور پھر حلت پر دلالت کناں احادیث مطلق ہیں، مقید نہیں تو ان کے اطلاق اور صحت اسانید کی وجہ سے ان پر عمل کرنا واجب ہے اور اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اہل علم کی ایک جماعت نے یہ بیان کیا ہے کہ عورتوں کے لئے سونے کے استعمال کی حرمت کی احادیث منسوخ ہیں جیسا کہ ان اہل علم کے اقوال ہم قبل ازیں بیان کر آئے ہیں اور بلاریب حق بات بھی یہی ہے، اس سے شبہات بھی دور ہو جاتے ہیں اور یہ شرعی حکم بھی واضح ہو جاتا ہے کہ بلاشک وشبہ امت کی عورتوں کے لئے سونا استعمال کرنا حلال ہے اور مردوں کے لئے حرام ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص408

محدث فتویٰ